مسلمانوں کی اصلی پہچان: خلوص نیّت

اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ کی جانب سے وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا ناممکن ہے، تمہیں اس روز نہ تو کوئی پناہ کی جگہ ملے گی نہ چھپ کر انجان بن جانے کی۔ (سورہ الشوری'، 47)

انسان دل کی گہرائیوں میں حقیقتا" جو کچھ سوچتا ہے ان خیالات کو منکشف اور ان کا مظاہرہ کرنا، دیگر افراد کے لیے اپنے دل کے انہی احساسات کو منعکس کرنا، ایمان دار و ممکنہ حد تک صاف گو ہونا یہ تمام خلوص نیّت کی علامات ہیں۔ دل میں چھپائے بغیر حقیقی خیالات اور اصل پہچان منکشف کرنا ہی خلوص نیّت ہے! خلوص نیّت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ خلوص نیّت کو اس وقت تک اپنایا نہیں جاسکتا جب تک کہ ہم اسے دل کی گہرائیوں میں محسوس نہیں کرتے۔ ایک سنجیدہ اور مخلص شخص کا ذاتی انداز فکر اتنا ہی قدرتی ہوتا ہے جتنا وہ اندر سے محسوس کرتا ہے اور اس طرح کا قدرتی انداز فکر کا لوگوں پر نہایت ہی گہرا اور مثبت اثر ہوتا ہے۔ سنجیدہ اور مخلصانہ رویّہ انسان کی وضع قطع، زبان، مخصوص انداز وغیرہ اوصاف قدرتی اور نہایت پراثر ثابت ہوئے ہیں۔

خلوص نیّت کی طاقت

خلوص نیّت کی طاقت اور ہونے والے اثر سے اکثر لوگ آگاہ نہیں۔ اس وجہ سے وہ جن اوصاف کو اپنانا چاہتے ہیں وہ صرف دیگر طور طریقوں میں خلوص نیّت سے حاصل ہوسکتا ہے۔ کچھ لوگ لوگوں کو مرعوب کرنے کے لیے گھمنڈی سلوک روا رکھتے ہیں، تاہم وہ انسانیت سے بھرپور خیالات اور سلوک سے کافی دور ہوتے ہیں۔ دیگر لوگوں کو خوش کرنے کے لیے وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ اسی طرح کا چال چلن اپنائے جس طرح سے ان

لوگوں کی امیّدیں ان سے وابسطہ ہیں۔ چونکہ ہر ایک شخص کا اخلاق جدا ہوتا ہے، وہ ایک الگ ہی وصف اپنانے، جداگانہ انداز فکر کا مظاہرہ کرنے، اور جب وہ الگ الگ اقسام کے لوگوں میں ہوتے ہیں تب الگ الگ خیالات کو فروغ دینے کی کوشش میں ہوتے ہیں۔ تاہم، اس طرح کے غیرسنجیدہ افعال ان لوگوں کا رویّہ منافقانہ بنا دیتے ہیں۔ دوسری طرف اس طرح کے مجروع یا متاثر آداب لوگوں پر وہ اثر بھی نہیں ڈالتے جن کی انھیں امّید ہوتی ہے اس لیے کہ اس طرح کے عادات و اطوار سے کسی شخص کے اصلی اخلاق منکشف نہیں ہوتیں۔

اس کے برخلاف ایسے عادات و اطوار کسی شخص میں سرد مہری اور عدم ملنساری جیسے انسانیت سے بعید اوصاف پیدا کرتے ہیں۔ لوگوں کو جب اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ یہ شخص کا کردار منافقانہ ہے اور یہ کہ اس کے عادات و اطوار قابل مذمّت ہیں تب لوگوں کو اس کی صحبت غیر یقینی اور غیر محفوظ محسوس ہوتی ہے۔

آدمی جب قرآن نے نصیحت کیے ہوۓ اصول حسن اخلاق سے دور جاتا ہے تب اس طرح کے مجروع و متاثرعادات و اطوار کا شکار ہوتا ہے۔ نتیجتا" یہ بات اس شخص کو بجاۓ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کے لوگوں کی خوشنودی کرنے پر مجبور کرتی ہے اور اس طرح زندگی ناکام بن جاتی ہے! ہمارا رب فرماتا ہے کہ وہ ان لوگزن کو معاف نہیں کرے گا جنھوں نے اس کے شریک بنا رکھے ہیں:

یقینا" اللہ تعالی' اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جو اللہ تعالی' کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ (سورہ النساء، 48)

قرآن مجید میں اللہ تعالی' ان لوگوں کی حالت بیان فرماتا ہے جو اللہ تعالی' کی خوشی اور رضا حاصل کرنے کے لیے خود کو بھی فراموش کردیتے ہیں:

اللہ تعالی' مثال بیان فرما رہا ہے ایک وہ شخص جس میں بہت سے باہم ضد رکھنے والے ساجھی ہیں اور دوسرا وہ شخص جو صرف ایک ہی کا غلام ہے، کیا یہ دونوں صفت میں یکساں ہیں، اللہ تعالی' کے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے ہی نہیں۔ (سورہ الزمر، 29)

خوف خدا سے سنجیدہ اور مخلصانہ رویّہ یعنی خلوص نیّت حاصل ہوتی ہے!

وہ لوگ جنھوں نے ایک اللہ پر ایمان نہیں لایا، وہ قرآن مجید میں دیے گئے حسن اخلاق کے اصولوں کے برخلاف عادات و اطوار اپنانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اس لیے کہ وہ ٹھیک ڈھنگ سے یہ بات نہیں سوچ سکتے کہ منافقانہ رویّے کے اللہ تعالیٰ کی نظر میں کتنے برے نتائج ہیں اور لوگوں کے نکتۂ نظر سے کیا نقصانات ہوسکتے ہیں۔ ان لوگوں کے اخلاق میں اکثر منافقانہ عادات و اطوار نظر آتے ہیں جو قرآن مجید میں دیے گئے حسن اخلاق کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر نہیں کرتے۔ ایسے مجروع و متاثر عادات و اطوار کے حامل لوگ ان لوگوں سے جن سے انھیں سچّی محبت نہیں ہوتی، جھوٹی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور صرف اپنے ذاتی مفاد کے خاطر ان کی عزّت کرتے ہیں۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ وہ جھوٹ بولتے رہتے ہیں اور دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ کسی شخص کے بارے میں ان کے منفی خیالات وہ چھپاتے ہیں اور ان کی غیرموجودگی میں ان منفی خیالات کا اظہار کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔

تاہم، وہ شخص جسے قرآنی حسن اخلاق کا احساس اور یقین کامل ہے، وہ اس طرح کے عادات و اطوار سے سختی سے خود کو بچاتا ہے کیونکہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف سمایا ہوتا ہے۔ اس بات کی وہ کبھی کوشش نہیں کرتا کہ اپنے غیر اہم اور معمولی دنیوی مفاد کی خاطر لوگوں کی خوشامد کرتا پھرے۔ اسے اس بات کا اچھی طرح احساس ہوتا ہے کہ ایسے غلیظ عادات و اطوار سے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی تو مول لے گا ہی، ساتھ ہی لوگوں کی نظروں سے بھی گر جائے گا۔ وہ کبھی کسی کے آگے جھکے گا نہیں۔ اس کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی زندگی کا ہر پل، ہر لمحہ ان کاموں میں گزارے جن سے اس کا رب اس سے راضی ہو! اسے پتہ ہوتا ہے کہ وہ حسن اخلاق جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے صرف اور صرف خلوص نیّت سے حاصل ہوسکتے ہیں! جیسا ایک آیت میں فرمایا گیا ہے، **"اللہ تعالیٰ کو دل کی پوشیدہ باتوں کا علم ہے"**، اس بات پر اس کا یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو بھی جانتا ہے جو لوگوں نے ان کے دلوں میں چھپا رکھی ہیں۔ سورہ طہٰ کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **اگر تو اونچی آواز میں بات کہے تو وہ تو ہر ایک پوشیدہ، بلکہ پوشیدہ سے پوشیدہ تر چیز کو بھی بحوبی جانتا ہے" (سورہ 'طہٰ' ، 7)**۔ اسی لیے دیگر اشخاص سے چھپا کر اپنے دل میں کوئی بات رکھنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اللہ

تعالی' تو سب کچھ جانتا ہے! اس حقیقت کے باوجود لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرنا ایک نہایت ہی بڑی غلطی اور غیر محتاط بات ہوگی۔

قرآنی حسن اخلاق کا عملی جامہ پہن کر زندگی بتانے والے لوگوں کو اس بات کا بھی اچھّی طرح علم ہوتا ہے کہ لوگوں کی خوشامد کرکے ان کی مرضی حاصل کرنے سے نہ تو اس دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں کوئی فائدہ ہوگا۔ اس لیے ایمان والے اللہ تعالی' کی ذات میں کسی کو شریک بناکر لوگوں کی مرضی حاصل کرنے سے نہایت سختی سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس طرح کے حسن اخلاق اس بات کو بھی یقینی بناتے ہیں کہ ان کی تمام زندگی خلوص نیّت سے بھری ہو کیونکہ اللہ تعالی' کی توحید پر یقین کامل ہونے سے اللہ کی ذات میں کسی کو شریک بنانا ناممکن ہوجاتا ہے!

فروری 04، 2011